نام کتاب : تذکرہ صوفیائے میوات

مصنف : محمد حبیب الرحمن خان میواتی

ناشر : مکتبہ مدینہ ، اردو بازار ، لاھور

صفحات : ۶۷۸

سال اشاعت : ۱۴۰۷ ھ (دوسرا ایڈیشن)

قیمت : ۷۵ روپے

یہ کتاب جس کا دوسرا ایڈیشن زیر نظر ہے پہلی دفعہ ۱۴۰۵ ھ میں میوات اکیڈمی، میوات سے شائع ہوئی تھی ۔ یوں تو میواتیوں کے بارے میں کتب تاریخ نے عجیب عجیب باتیں لکھی ھیں اور ان کو جرائم پیشہ ، غیر مہذب اور نہ جانے کیا کیا لکھا ہے لیکن فاضل مؤلف نے اس کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ سب باتیں مبالغہ آمیز اور گمراہ کن ھیں ۔ اصل میں میو قوم نہایت جری ، حریت پسند اور دیندار قوم ہے ۔ اس میں برصغیر کی دوسری مسلم اقوام میں مروج بدعتیں اور غیر اسلامی رسوم نہیں پائی جاتیں ۔ وہ شریعت اسلام کے سچے پیرو اور صحیح پابند ھیں ۔ انھوں نے تاریخ میں مذکور بعض اقوال اور آراء کی تردید کی ہے اور اپنے قول کی تائید میں عقلی اور تاریخی دلیلیں دی ھیں مثلاً یہ بات عام طور پر تاریخ میں آئی ہے کہ ,,میواتیوں کے ڈر سے سرشام دھلی کے دروازے بند ھو جایا کرتے تھے ، دھلی والوں پر خوف وھراس طاری ھو جاتا تھا "، لیکن فاضل مؤلف نے اسکی سختی سے تردید کی ہے ۔

مؤلف نے اس کتاب میں میوات کے بارے میں بہت مفید تاریخی معلومات بہم پہنچائی ھیں اور اس کتاب کی تالیف میں نہایت

تحقیق اور تدقیق سے کام لیا ہے ، جیسا کہ کتاب کے متن اور خود کتاب کے آخر میں دی ہوئی کتابیات سے پتہ چلتا ہے کہ مؤلف نے اس کتاب کی تألیف میں ۸۳ اردو ، فارسی اور عربی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں میو قوم اور اسکی امتیازی خصوصیات پر سیر حاصل بحث کی ہے، اور میو قوم کے قدیم مساکن ، میوات کے دینی مدارس ، خانقاہوں اور صوفیہ کے بارے میں مفصل معلومات دی ہیں۔ گویا مؤلف نے تاریخ میوات کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

یوں تو گذشتہ پچاس سال کے دوران میو قوم کے بارے میں چند دوسری کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں جن میں ,,تاریخ میوات،، اور ,,تاریخ میو چھتری،، از حکیم عبدالشکور ، ,,تاریخ میو،، از چودھری محمد یعقوب ، ,,میو قوم اور میوات ،، از چودھری محمد اشرف خان اور ,,تاریخ میو،، از امراؤ امرت خان خاص طور پر قابل ذکر ہیں ، لیکن صوفیائے میوات پر بہترین کتاب بلاشک زیر نظر کتاب ہی ہے۔

فاضل مؤلف نے ,,میوات کے مراکز رشد و فلاح،، کے تحت میواتی دینی مدارس اور خانقاہوں کا مفصل جائزہ لینے کے بعد، ,,میوات کی عہد ساز شخصیتیں ،، کے زیر عنوان میوات کے علماء و صوفیہ کا تذکرہ ، تین طبقوں کے تحت تفصیل سے دیا ہے۔

پہلے طبقہ میں دو افراد کا ذکر ہے جن میں پہلا نام حضرت بیر زطنؒ کا ہے جن کو صاحب ,,الاصابہ،، کی روایت کے مطابق رسول کریمؐ کی حیات طیبہ ہی میں مسلمان ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ یمن تشریف لیگئے تھے اور وہیں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کتابوں میں ان کی طویل عمر کے بارے میں محیر العقول روایات آئی ہیں۔ اسی

طبقه میں دوسری شخصیت اسلام دیبلی کی ہے جن کو محمد بن قاسم کا ہم عصر بتایا جاتا ہے اور آپ کا سال وفات ۱۰۰ ھ کے قریب لکھا ہے۔

دوسرے طبقه میں شیخ راوتی (متوفی ۴۰۰ ھ) سے حمید شهید (متوفی ۴۲۱ھ) تک کا تذکرہ ہے۔ یہاں مؤلف نے ,,مشائخ چشت کا مقام تبلیغ اور کارنامے،، کے عنوان سے چشتی صوفیه کی دینی خدمات کا مختصراً جائزہ لیا ہے۔

تیسرے طبقه کے تحت شیخ سعدی لنگوجی خلیفه حضرت عثمان هارونی سے مفتی عبدالکریم تک کا ذکر ہے۔ یہاں شیخ حمید الدین ناگوری ، شیخ علائی ، محمد الیاس کاندهلوی ، مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا عبدالسبحان کا ذکر سب سے زیادہ مفصل دیا ہے۔ نیز شیخ علائی کے ضمن میں ان کی تحریک مهدویت اور حاشیه میں سید محمد جونپوری کی مهدویت پر مفصل بحث کی ہے۔

اسکے بعد سلسله مداریه کے صوفیه کا ذکر کر کے فقهاء و دانشوران میوات کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر سلسله قادریه کا ذکر کیا ہے اور اسکے تحت شاہ رمضان شهید ، شاہ اسمعیل شهید ، میاں راج شاہ ، مولانا شاہ عبدالله اور سید عابد علی کے حالات سب سے زیادہ تفصیل سے دیئے هیں ۔

اسکے بعد سلسله قادریه کا ذکر ہے اور اسکے تحت میاں لاڈ خان کے حالات سب سے زیادہ مفصل دیئے هیں ۔

آخر میں سهروردی مجذوبوں کا تذکرہ ہے اور ان کے تذکرہ کے ضمن میں سید رسول شاہ الوری اور ان کے طریقه پر مفصل بحث کی ہے ۔

خلاصہ یہ کہ یہ کتاب میوات کے صوفیہ اور علماء پر بہت مفید کتاب ہے اور اس میدان میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے بہت قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔

(سید علی رضا نقوی)